روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۰۰
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر 152 اتوار - 10 صفر - 1416ھ ' 9 وفا 1374 ہش ' 9 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے

جو شخص خدا تعالیٰ سے پوشیدہ طور پر صلح کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ جو کام تم چھپ کر خدا کے لئے کرو گے وہ مخفی رہے گا۔ ریا سے بڑھ کر نیکیوں کا دشمن کوئی نہیں۔ ریا کار کے دل میں کبھی ٹھنڈ نہیں پڑتی ہے جب تک کہ پورا حصہ نہ لے لے۔ مگر ریا ہر مال کو جلا دیتی ہے۔ اور کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو ریا سے بچے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان امن کے زمانہ میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثناء میں کوئی رجوع خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانہ میں واویلا شور مچانا اس کے کام نہیں آیا کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا۔ مشکل یہ ہے کہ دنیا داروں کو ان کے اپنے سلسلوں اور پیچ در پیچ معاملات سے ہرگز فرصت نہیں ہے کہ وہ روح کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کا خوف بھی محسوس کریں۔ اگر کچھ خوف ہے تو گورنمنٹ کا اور امید ہے تو اسباب سے یا اپنے مکرو فریب سے۔ اس زمانہ میں جو توکل کا نام لے وہ دیوانہ اور مخبوط الحواس ہے۔ اس کا نام مسلوب العقل رکھا جاتا ہے۔ یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلا وہ تبدیلی کر لے لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اس کی نظر اسباب اور مکرو حیلہ پر ہے تو سوائے اس کے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام بھوگ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۶۹)

نعماء الٰہیہ کو یاد کر کے اس کا شکر ادا کرو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ ہمارا مالک۔ ہمارا خالق۔ ہمارا رازق۔ کثیر اور بے انتہاء انعام دینے والا مولا فرماتا ہے کہ میری نعمتوں کو یاد کرو۔ انسان کے اندر قدرت نے ایک طاقت ودیعت رکھی ہے کہ جب کوئی اس کے ساتھ احسان کرتا ہے تو اس کے اندر اپنے محسن کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ (-) اور ایسا ہی ابن آدم سے اس کے دل میں ایک قسم کی نفرت اور رنج پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کو کسی قسم کی تکلیف یا رنج پہنچے۔ اور یہ ایک فطرتی اور طبعی تقاضا انسان کا ہے۔ پس اسی فطرت اور طبیعت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ اس مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ کریم کے احسانوں کا مطالعہ کرو اور ان کو یاد کر کے اس محسن اور منعم کی محبت کو دل میں جگہ دو۔ اس کے بے شمار اور بے نظیر احسانوں پر غور تو کرو کہ اس نے کیسی منور اور روشن آنکھیں دیں جن سے وسیع نظارہ قدرت کو دیکھتے اور ایک حظ اٹھاتے ہیں۔ کان دیئے جن سے ہر قسم کی آوازیں ہمارے سننے میں آتی ہیں۔ زبان دی جس سے کیسی خوشگوار اور عمدہ باتیں کہہ کر بخود خود خوش ہو سکتے ہیں ہاتھ دیئے کہ جن سے بہت سے فوائد خود ہم کو اور دوسروں کو پہنچتے ہیں۔ پاؤں دیئے کہ جن سے چل پھر سکتے ہیں۔

پھر ذرا غور تو کرو کہ دنیا میں اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ ادنیٰ سا احسان بھی کرتا ہے تو وہ اس کا کس قدر ممنون ہوتا ہے اور ہر طرح سے اس احسان کو محسوس کرتا ہے۔ مگر خدائے تعالیٰ کے احسان جو کل دنیا کے احسانوں سے بالا اور بالاتر ہیں اور جو سچ پوچھو تو وہ احسان بھی...... دراصل اللہ تعالیٰ ہی کے احسان ہیں جس نے یہ توفیق عطا فرمائی۔ کوئی کسی کو نوکر کرا دیتا ہے۔ یا دعوت کرتا ہے یا کپڑا دیتا ہے۔ پر سوچو تو سہی کہ اگر خداداد طاقتیں نہ ہوں تو ہم کیا سکھ ان سے اٹھا

باقی صفحہ ۷ پر

تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو - ہر ایک بدی کو چھوڑ دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری اعلان

○ مکرم محمد احمد صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ برائے حصول "اشتہارات روزنامہ الفضل" جہاں کہیں بھی ہوں فوری طور پر بذریعہ فون دفتر الفضل میں رابطہ کریں۔

(مینجر الفضل)

درخواست دعا

○ مکرم عزیز احمد صاحب سابق ناظر مال تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا زاد بھائی چوہدری اکرام الحق جتالہ حال امریکہ کا پوتا عزیزم کامران ہڈیوں کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہے اور لاس اینجلز کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کی حالت کئی دنوں سے تشویشناک ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

○ مکرم مرزا غلام قادر صاحب دارالیمن وسطی ربوہ شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔

ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء کے لئے ضروری اعلان

○ جماعت کے ایسے ذہین ' ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں۔

درخواست میں نام۔ ولدیت۔ پتہ۔ تاریخ پیدائش۔ عمر اور امتحان میں حاصل کردہ نمبر درج کریں۔

ا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت اڑھائی روپیہ

9- وفا 1374 ہش — 9 - جولائی 1995ء

تگ ودو اور ایمان کی کیفیت

تگ ودو تو انسان کے لئے لازمی ہے۔ اگر وہ تگ ودو نہ کرے تو یوں لگتا ہے کہ کاہلی کی حالت میں بیٹھ کر اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اگر تگ ودو پر وہ اتنا بھروسہ کرلے کہ وہ سمجھ لے کہ اس کی تگ ودو ہی اس کے حصول مقصد کے لئے کافی ہے تو یہ بات درست نہیں۔ وسائل کی تلاش یقیناً بہتر نتائج پیدا کرسکتی ہے لیکن صرف وسائل پر بھروسہ کرنا اس کے لئے کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ عام طور پر تگ ودو کرتے ہوئے اور وسائل تلاش کرتے ہوئے انسان یہ سمجھتا ہے کہ ہر کام اس کی اپنی ہی کوشش کا نتیجہ ہوتا ہے۔ آخر میں نے تگ ودو کی ہے۔ میں وسائل کے پیچھے بھاگا ہوں۔ اور ان کو اپنے کام میں لانے کے لئے پوری جدوجہد کی ہے۔

وہ سوچتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ ان ساری باتوں کے پیچھے ایک اور عنصر بھی ہے جو اگرچہ آنکھوں سے اوجھل ہے لیکن بصیرت سے معلوم کیا جاسکتا ہے اور جو اسے تگ ودو کرنے کی ہمت بھی دیتا ہے اور اس کی تگ ودو کی کامیابی میں اس کی مدد بھی کرتا ہے۔ اور یہ عنصر ہے خدا تعالیٰ پر ایمان۔ جس قدر انسان ایمان میں آگے بڑھتا ہے اسی قدر اس عنصر پر زیادہ یقین پیدا ہوتا ہے اور وسائل پر کم۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ایمان کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ تگ ودو ہی نہ کرے اور وسائل کی تلاش میں بھی نہ لگا رہے۔ یہ سب کچھ بھی کرے لیکن کرے اس طرح کہ اسے اس بات کا یقین ہو کہ میری تگ ودو اور میری وسائل کی تلاش کے پیچھے جو عنصر ہے اس پر مجھے پورا پورا بھروسہ کرنا چاہئے۔ اگر اس پر بھروسہ کرے گا تو اس کی تگ ودو بھی بہتر ہوگی وسائل بھی اچھے سے اچھے مل جائیں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے اس بات کا اطمینان ہوگا کہ میں نے تو جو کچھ کرنا تھا کرلیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی ذات میرے لئے بہتر نتائج پیدا کرے گی۔ اور اگر اس کی سمجھ بوجھ کے مطابق نتائج بہتر نہ بھی ہوں تو اسے اس بات کی تسلی رہے گی کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس نے سب کچھ کیا ہے۔ اور جو بھی نتائج نکلے ہیں وہ اس کی بہبود اور اس کی بہتری کے لئے ہی ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ انسان کو تسکین دل چاہئے۔ کامیابی یا ناکامی بھی اہم باتیں ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ تسکین دل کیسے حاصل ہوتی ہے۔ انسان کامیاب ہو کر بھی پریشان ہوسکتا ہے۔ اور ناکامی میں تو پریشان ہوتا ہی ہے۔ لیکن اگر اس کی نگاہ خدا تعالیٰ کی طرف جمی ہوئی ہو اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ میری کامیابی اور میری ناکامی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرلے تو اس سے بڑھ کر اور مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ یہ ہے وہ تسکینِ دل جو دراصل انسان کو درکار ہے۔ اور یہی وہ تسکین دل ہے جو اسے دلجمعی کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھنے کا موقعہ دیتی ہے۔

پس ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور ایمان کو جاننے اور پہچاننے کی ضرورت ہے اگر ایمان پیدا ہو جائے تو اسباب کی تلاش کے باوجود انسان ان پر اتنا بھروسہ نہیں کرتا کہ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ ان وسائل کے بغیر تو میں کچھ بھی نہیں ہوں۔ اگر خدا اس کے ساتھ ہے تو وسائل کے نہ ہوتے ہوئے بھی اسے تسکینِ قلب ہوگی اور یہ بھی نہیں کہ خدا ساتھ ہوگا تو وسائل نہیں ملیں گے۔ وسائل بھی میسر آتے چلے جائیں گے۔ لیکن ان پر بھروسہ کم ہوتا چلا جائے گا۔ اور تسکینِ قلب بڑھتی چلی جائے گی۔

ریزہ ریزہ جو اثاثہ ہے مرا
آپ کی خدمت میں سب کچھ پیش ہے
اپنی جھولی کو الٹ دیتا ہوں میں
غیر ہے یا کوئی اپنا خویش ہے

ابو الاقبال

قطعات

بس تجھی کو تجھ سے ہوں میں مانگتا
اور کچھ خواہش نہیں اس کے سوا
عشق تیرا جلوہ گر اِس دل میں ہو
اور سدا حاصل رہے تیری رضا

○

اے مرے رزّاق۔ اے میرے کفیل
دین و دنیا میں نہ رکھ مجھ کو ذلیل
چوں مرا باپیلباناں دوستی ست
پس درم افراز چوں بالائے پیل

○

رات ساری کٹی دعا کرتے
ان سے یہ عرض و اِلتجا کرتے
کھول دے کان میرے۔ اے شافی
ہم بھی باتیں ہتری سنا کرتے

○

اے محسن حقیقی! جتنے ہیں میرے مُحسن
کر فضل سب پہ یکسر۔ دے اجر سب کو بہتر
میری طرف سے بدلہ تو آپ ان کو دیجو
دنیا میں ہوں معطّر۔ عقبیٰ میں ہوں منوّر

○

الٰہی! دے ہمیں دنیا کی جنت
رضا کی۔ عشق کی۔ آلاء کی جنت
بہشت و برزخ و محشر عطا ہو
خداوندا! ملے عُقبیٰ کی جنت

○

عشق سے تیرے - یہ دل آباد ہو
سب عزیزوں سے مرے تُو شاد ہو
مغفرت کر دے مرے ماں باپ کی
خادمِ دینِ متیں اولاد ہو

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اے وے لوگو جو نیکی اور راست بازی کے لئے بلائے گئے ہو- تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہو گی اور اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے- شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے- سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے- یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں- کیونکہ اسکے لوازم حاصل نہیں- وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے- تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہئے- تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے- خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے- اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے- اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بن ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیوں کر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے- سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں- اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے- گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا- اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو- اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں- شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا- ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا- یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے- یہاں تک کہ بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے- یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے- یقین خدا کو دکھاتا ہے- ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے- اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے- وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی ہے- اور خدا تک پہنچاتی ہے- اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے- ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے- ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے- ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں-- وہ جھوٹا ہے- خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے- اور اس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں- اور اس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے- پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو- وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں-. جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں- اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا- اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی-

---

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت احمدیہ سووا (فجی) میں ایک خطبہ میں فرمایا:-

سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ نے اس توحید کا نقشہ کلام اللہ سے اخذ فرما کر ان الفاظ میں بیان کیا کہ (اہل ایمان) کی جماعت کی مثال ایک بدن کی سی ہوتی ہے- ایک بدن میں اگرچہ بہت سے اعضا ہوتے ہیں انگلیاں ہیں پھر انگلیوں کے پورے الگ الگ ہیں- پھر اوپر کی جلد اور ہے- نیچے کی جلد اور ہے- ہاتھوں پاؤں میں مختلف ہڈیاں ہیں جگر ہے- دل ہے- گردے ہیں اور پھر ان کے آگے بہت سے حصے ہیں- غرضیکہ اگر آپ انسانی اعضاء کو الگ الگ کر کے دیکھیں اور وہ ٹکڑے جن سے یہ بنتا ہے اور اس پر مزید تحقیق کر کے اس کے ذروں کو بھی خون کے اعضا کے طور پر شامل کریں- تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی الگ الگ وجود ہیں- تو ایک ان گنت تعداد ہے جس کو آپ گننے پر قادر نہیں ہو سکتے اور اللہ تعالیٰ نے یہ سارا وجود ایک وجود کی شکل میں ڈھالا ہوا ہے اور ہر ایک دوسرے سے تعاون کر رہا ہے- خون کا ہر ذرہ ایک دوسرے تعاون کر رہا ہے- دل پھیپھڑوں سے تعاون کر رہا ہے- پھیپھڑے جگر سے تعاون کر رہے ہیں جگر گردوں سے تعاون کر رہا ہے اور دماغ کا ایک ایک حصہ ہر دوسرے حصہ کے ساتھ تعاون کر رہا ہے- یہ جب تعاون اٹھتا ہے تو اس کا نام آپ بیماری رکھ دیتے ہیں- اس کے نتیجہ میں آگ پیدا ہوتی ہے- کسی جگہ بھی آپ اس تعاون کو ہٹا کر دیکھئے- کیسے خطرناک عذاب میں آپ مبتلا ہو جائیں گے- مثلاً دل کا پھیپھڑے سے یہ تعاون ہے کہ جتنا خون پھیپھڑے میں داخل ہو رہا ہے تو اتنا ہی خون دل کھینچ کر اوپر پھینک دے اور اگر یہ توازن بگڑے تو انسان کو خطرناک بیماری لاحق ہو جائے گی- مثلاً پھیپھڑے میں زیادہ خون داخل ہو رہا ہے- اور دل تعاون چھوڑ دیتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تھوڑا خون آگے بھیجوں گا- نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں میں Congestion شروع ہو جاتی ہے اس کو Progressive Heart Failure کہتے ہیں- اگر انسان کی مدد نہ کی جائے تو وہ اس قدر خوفناک عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ ایسی حالت میں آدمی کو جان دیتے ہوئے دیکھنا بھی عذاب ہوتا ہے- وہ سانس لینے کی کوشش کرتا ہے لیکن پھیپھڑے خون سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں- اس کو چین نہیں آتا- آکسیجن بھی دو تو آکسیجن اس کے اندر پہنچتی نہیں- کیونکہ جن خلیوں نے خون پھینکنے کے بعد ہوا لینی تھی- اور آکسیجن استعمال کرنی تھی وہ بے کار ہو جاتے ہیں- انسان کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے- حالانکہ دو اعضاء کا ایک دوسرے تعاون چھٹا ہے- گردے خون سے تعاون کرنا چھوڑ دیں- اور جتنا پانی ان کو نکالنا چاہئے اتنا نہ نکالیں- تب بھی مصیبت اور اگر زیادہ نکالنا شروع کر دیں تب بھی مصیبت- جو زیادہ نکالنا شروع کر دیں تو کہتے ہیں جسم Dehydrate ہو گیا- بدن کے سارے نظام پر ایک مصیبت آجاتی ہے- اور اگر کم نکالیں تو خون Hydroscopic ہو جاتا ہے- پانی سے بھر جاتا ہے- دل پھول جاتا ہے- جسم پھول جاتا ہے- سارا نظام تباہ ہو جاتا ہے- انسانی جسم کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جو دوسرے سے تعاون چھوڑے اور بدن کے سارے نظام کو تکلیف نہ پہنچے- اس کو وحدت کہتے ہیں- اور وحدت تعاون سے قائم ہوتی ہے- تعاون توڑیں گے آپ کو آگ دکھائی دے گی- بعض مریض واقعتاً یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں آگ لگ گئی ہے- وہ کہتے ہیں ہم پر پانی ڈالو- چنانچہ شدید سردی کے موسم میں بھی وہ لوگ جن کو کینسر ہو جاتا ہے اگر برف کے پانی بھی ان پر گرائے جائیں تب بھی وہ چین محسوس نہیں کرتے- ہوتا کیا ہے- جسم کے ایک حصے نے دوسرے سے تعاون چھوڑ دیا ہوتا ہے مثلاً ہمارے اندر جتنی غذا جاتی ہے اس کے حصے مقرر ہیں- کہ کتنا حصہ دانت میں جائے گا- کتنا حصہ ٹوٹے ہوئے اعضاء کے درست کرنے کے لئے استعمال ہو گا- کتنا خون کی Growth کے لئے استعمال ہو گا- اگر آپس میں تعاون اٹھ جائے- اور کوئی ہڈی کہے کہ ساری خوراک میں نے ہی کھا جانی ہے- تو وہ ہڈی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے- پھر ڈاکٹر جو مرضی کریں اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے- اسی کا نام ہڈی کا کینسر ہے- اگر خون کے ذرے زیادہ کھانے لگ جائیں تو اپنی طاقت سے زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں- وہ کچا خون بنا بنا کر پھینک رہا ہوتا ہے- وہ کہتے ہیں ہم تم سے تعاون نہیں کریں گے- ہمارا داؤ زیادہ لگ گیا ہے- ہم کھاتے جائیں گے- اور اس سے خون میں ایسی شدید گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ جو سارے جسم کو آگ لگا دیتی ہے-

پس توحید کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان پر خدا کی ایک وحدت موجود ہے- اور آپ نے اس کو مان لیا اور چھٹی ہو گئی- یہ بیوقوفوں والا تصور ہے- یہ کسی اور مذہب میں ہو تو ہو- دین حق میں نہیں ہے- دین حق تو بڑی تفصیل سے مثالیں دے دے کر بیان کرتا ہے کہ توحید کیا چیز ہے- انسان کی ساری کائنات کی طرف توجہ دلاتا ہے- انسان کی زندگی اور موت کے نظام کی طرف توجہ دلاتا ہے- پھر جسم کی طرف اشارے کر کے بتاتا ہے کہ اس قسم کی توحید چاہئے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

کہ (صاحب ایمان) کی توحید اس کو کہتے ہیں کہ ایک پاؤں کو بھی ذرا سا کانٹا چبھے تو سارا جسم بے چین ہو جائے- اور بدن کے کسی حصے کو راحت ملے سارا جسم راحت محسوس کرتا ہے- جن سوسائٹیوں کو کینسر ہو جاتے ہیں- جن سوسائٹیوں میں شرک داخل ہو جاتا ہے- وہاں بالکل الٹ نظارہ آپ کو نظر آتا ہے- کسی کو سکھ پہنچے تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگ جاتی ہے- آگ لگ رہی ہوتی ہے کہ اچھا اس کو کیوں زیادہ دولت مل گئی ہے- اس کو کیوں زیادہ چین مل گیا ہے- اور اس میں کیڑے ڈالے جاتے ہیں- کسی کو دکھ پہنچے تو بہت خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ بڑا مزا آیا- ویسے کہتے تو یہی ہیں کہ ہمیں بہت ہمدردی ہے- تمہارا فلاں رشتہ دار مر گیا ہے تمہاری موٹر کو آگ لگ گئی- یا تمہارے مکان کو کسی نے تباہ کر دیا- اور چسکے لے رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں بھی اس کو ستانے کا موقعہ ملا ہے- یہ ہے بگڑی ہوئی سوسائٹی کی شکل جس میں وحدت نہیں ہوتی-

---

خدا تعالیٰ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا

یقیناً خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا- تم دعا میں مصروف رہو اور اس بات سے مت گھبراؤ کہ جذبات نفسانی کے جوش سے گناہ صادر ہوتے ہیں- وہ خدا سب کا حاکم ہے وہ چاہے تو فرشتوں کو بھی حکم کر سکتا ہے کہ تمہارے گناہ نہ لکھے جائیں- دیکھو دعا کے ساتھ عذاب جمع نہیں ہو سکتا- مگر دعا صرف زبان سے نہیں ہوتی بلکہ دعا وہ ہے کہ

جو منگے سو مر رہے
مرے سو منگن جا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی-ایڈووکیٹ

نغمۂ اکمل

(از حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل)

بنیادی تعلیم میں نے چونکہ سندھی زبان میں حاصل کی ہے اور ابتدائی کلاسوں میں سندھ کے صوفی شاعر شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری کا کچھ حصہ بھی ہمارے نصاب میں شامل تھا اس لئے شروع سے ہی میں ان کی شاعری سے متاثر تھا- پچھلے کچھ عرصہ سے ان کا مجموعہ کلام "شاہ جو رسالو" میرے زیر مطالعہ ہے- اس کی دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ میں اپنی کتاب "مضامین علوی" (میرے ان مضامین کا مجموعہ جو مختلف اخبارات و رسائل میں شائع شدہ ہیں) میں شاہ عبداللطیف بھٹائی کی شاعری پر مضمون بھی شامل کرنا چاہتا ہوں- ایک ملاقات میں' میں نے محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل سے اس مضمون کا ذکر کیا تو انہوں نے مجھے ۵۲۸ صفحات کی کتاب "نغمہ اکمل" دے دی اور ان کی شاعری کے حوالے سے دس دن کے اندر اندر مضمون لکھنے کا "حکم" صادر فرمایا- (محترم نسیم سیفی صاحب سے جو محبت کا تعلق ہے اس میں مجھے "حکم" کے علاوہ دوسرا موزوں لفظ نہیں ملا) جوں جوں میں نغمہ اکمل کا مطالعہ کرتا گیا میری حیرت اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا گیا- میں حیران تھا کہ کیسے کیسے گوہر نایاب جماعت احمدیہ کو عطا ہوئے ۔

اک شخص انجمن تھا پھولوں کا پیرہن تھا

سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کس خوبی کو زیادہ اجاگر کیا جائے- وہ اپنے دامن میں قوس و قزح کے رنگ سمیٹے ہوئے تھا- وہ ادیب تھا- شاعر تھا- قاضی تھا- زود نویس تھا- ایڈیٹر تھا- مینجر تھا- ناظم طبع و اشاعت تھا- ماہر لسانیات تھا- اردو کے علاوہ عربی- فارسی کشمیری- ہندی- گورمکھی زبان کا شاعر- اور سب سے بڑھ کر اپنے آقا و محبوب کا جاں نثار عاشق اور اس کے در کا ادنیٰ چاکر-

حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے- ابتدائی تعلیم مشن ہائی سکول گجرات سے حاصل کی- عربی اور فارسی کی تعلیم مختلف مدرسوں سے حاصل کی- صحافت اور شعر و شاعری سے بچپن ہی سے لگاؤ تھا- نو عمری میں ہی آپ کا کلام اور مضامین برصغیر کے مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہونے شروع ہو گئے تھے- ۱۸۹۷ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور پھر ۱۹۰۶ء میں قادیان آکر اپنے آقا کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے اور پھر روایتی شاعری زلف و گیسو- گل و بلبل کی حکایتوں کو خیرباد کہہ کر خالص دین حق اور دعوت الی اللہ سے متعلق اپنے ذہن اور قلم کو وقف کر دیا- قلم کی طاقت اور اہمیت کا آپ کو اندازہ تھا فرماتے ہیں ۔

شاخ قلم ہی لائے گی پھل باغ دہر میں
اب ہو چکے وہ 'موسم تیغ و سناں کے پھول

اور پھر آپ نے اپنے قلم سے وہ جوہر دکھائے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے- معاندین جماعت کو جہاں ضروری خیال کیا شعر کا جواب شعر میں دیا- اسی طرح غیر مبایعین کے جلسہ سے متعلق نظم "خون حسرت کے چند چھینٹے" پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے- حضرت صاحبزادہ عبداللطیف اور حضرت نعمت اللہ خان صاحب سے متعلق فارسی نظم "شاہان تذبحان" جذبات سے پر ہے اسی طرح "ساز زندگی" "درد" "عرض تمنا" "سیدنا محمود" "ہم کیا کر دکھائیں گے" "درد دل کا اظہار" اور "نغمہ بہار حال دل زار" بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے-

آپ کے کلام میں کہیں بھی جھول یا ابہام نہیں ہمیشہ اپنے نصب العین کو سامنے رکھ کر بامقصد شاعری کی- شاعری میں عروض و قوافی کا خیال و لحاظ ضرور رکھتے مگر ضرورت شعری یا غلط العام کا سہارا نہ لیتے- بہت ہی قادر الکلام شاعر تھے- ان کے تبحر علمی کا اندازہ ان کے اردو کلام کے علاوہ عربی' فارسی' کشمیری' ہندی اور گورمکھی شاعری سے بھی لگایا جا سکتا ہے- شاعری محض خانہ پُری نہ تھی بلکہ قلم کے ذریعہ دعوت الی اللہ کا عظیم مقصد پیش نظر تھا- چند روزہ دنیاوی زندگی اور انسانی حرص کا نقشہ اس طرح کھینچتے ہیں ۔

ہے چند روزہ یہ فانی دنیا رہا نہ کوئی نہ یاں رہے گا
گھٹا رہا ہے سرورِ دل کو تو حرص اپنی بڑھا بڑھا کر
جہازِ عمر رواں نہ ڈوبے تھپیڑے موجوں کے آ رہے ہیں
نسیمِ عشرت نہ کر دے غافل تھپک تھپک کر سلا سلا کر

پھر انسان کی پیدائش 'فنا' زیست اور قضا کو اس طرح نظم کرتے ہیں ۔

پیدا ہونے کے یہ معنی ہیں فنا اب ہوں گے
زندگی نام قضا تھا- مجھے معلوم نہ تھا
پیٹ چیرا گیا سیپوں کا یتیموں کے سبب
پرورش کا یہ صلہ تھا- مجھے معلوم نہ تھا

آپ کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی تھی کہ اکثر کیفیت' پس منظر اور ان حالات کا ذکر اپنے اشعار سے پہلے کر دیتے تاکہ پڑھنے والا اس ماحول کو سمجھ سکے جن میں وہ اشعار کہے جا رہے ہیں- مثلاً لکھتے ہیں- چار بجے سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو ایک دم میری نظر اس روشن سیارے کی طرف پڑی جو آجکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا ہے- بارش ہو چکی تھی- مطلع صاف تھا اس لئے اس کا نکھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلآویز تھا- آشفتہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شاعرانہ ترنگ میں جو کچھ کہہ گیا وہ یہ ہے- اپنی حالت میں جو کچھ کہہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا-"

الماس کا یہ ٹکڑا کیسا چمک رہا ہے
ماتھے پر آسماں کے جھومر لٹک رہا ہے
آنکھوں میں میری آ جا او دور رہنے والے
کیا سن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

اپنے آقا کے قدموں میں جان و دل نثار کرنے والے اکمل کو جب دیکھنے والوں نے دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے ۔

قصہ اکمل سنا تو بول اٹھے بے ساختہ
وامق و فرہاد والی داستاں کچھ بھی نہیں

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں: ۔

اگر ہیں عشق کا دعویٰ میرے عدو کرتے
تو وہ بھی نذر دل و جان و آبرو کرتے
جو رمز کچھ بھی سمجھتے صدائے مینا کی
تو جنّ و انس زمانے کے تو ہی تو کرتے

حضرت اکمل سادہ دل' سادہ مزاج اور سادہ زندگی گزارنے والے درویش منش انسان تھے- دنیاوی جاہ و جلال کے پیچھے بھاگنے والے نہیں تھے- بس ایک دفعہ جس در کی فقیری اختیار کر لی سو کر لی- پھر کسی بادشاہ یا سلطان کے دربار کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا ۔

جو فقیری میں مزے ہیں وہ امیری میں کہاں
میں نہ جاؤں گا کبھی دربار سلطاں کی طرف

زاہد اور شیخ کے ساتھ شاعر کی نوک جھونک اردو شاعری کا ایک خاصہ ہے- آپ فرماتے ہیں ۔

زاہد میں جانتا ہوں تمہاری (عبادت) کو
دل جانب بتاں ہے تو منہ ہے حجاز کو
رگ رگ میں میری عشق و محبت کا راگ ہے
باور نہ ہو تو چھیڑ ذرا دل کے ساز کو

نیز یہ بھی فرمایا ہے ۔

عشق اک دم میں ہے لوہے کے چنے چبواتا
کہہ دو ملّاں سے یہ حلوہ نہیں کھیر نہیں
نامہ بر! یہ مرا فوٹو ہے اسے لے جاؤ
میں ہوں جس حال میں وہ قابل تحریر نہیں

غزل میں بھی آپ نے مقصد اور معنویت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا- مندرجہ ذیل غزل کی زمین میں بعض مشہور شعراء نے بعد میں طبع آزمائی کی ہے مگر حضرت اکمل کا رنگ اپنا ہے ملاحظہ کیجئے اور لطف اٹھائیے ۔

خبر ہے جان عالم کچھ کہ ان جانوں پہ کیا گزری
مرا مطلب ہے کہ ہم بے جان دیوانوں پہ کیا گزری
زبان بے زبانی سے بیاں یہ ہو نہیں سکتا
نکل کر میکدے سے آہ مستانوں پہ کیا گزری
بچشم غور و عبرت دیکھتا جا پوچھتا کیا ہے
یہ ویرانے بتاتے ہیں گلستانوں پہ کیا گزری
جو ہے سرسبز کھیتی- لہلہاتی پھل بھی دیتی ہے
تو اس کی فکر کیوں ہو' بیج کے دانوں پہ کیا گزری
خموشی میں ہزاروں داستانیں رہ گئیں پنہاں
کسی کو کیا بتائیں ہم سخن دانوں پہ کیا گزری
بکھیری پتّی پتّی لالہ و گل کو مسل ڈالا
بتایا اس طرح اکملؔ کو انسانوں پہ کیا گزری

نغمۂ اکمل ایک ضخیم مجموعہ کلام ہے- توجہ اور یکسانیت سے مطالعہ اس کی بنیادی شرط ہے- مجھے اعتراف ہے کہ وقت کی کمی کے باعث ممکن ہے میں محترم نسیم سیفی صاحب کی توقعات پر پورا نہ اتر سکا ہوں مگر اصل بات یہ ہے جو اس مضمون کا بنیادی محور ہے کہ ہمارے نوجوان ادیبوں اور شاعروں کو اپنے بزرگوں کے کلام کا مطالعہ کرنا چاہئے اور نہ صرف مطالعہ کرنا چاہئے بلکہ جو کچھ پڑھا ہے اس بارہ میں دوسرے قارئین کو بھی آگاہ کرنا چاہئے مجھے یاد پڑتا ہے کہ الفضل میں کبھی "حاصلِ مطالعہ" کے عنوان سے اس طرح کا سلسلہ جاری تھا- آخر میں حضرت اکمل کے چند اشعار پیش کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں:-

دل جو خالی ہو گداز عشق سے وہ دل ہے کیا
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلبر یکتا قرار
تلخ ہوتا ہے ثمر جب تک کہ وہ ہو ناتمام
اس طرح ایمان بھی ہے جب تک نہ ہو کامل پیار
کوئی راہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار
تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں
تیر اندازو! نہ ہونا سست اس میں زینہار

ہر روز دیکھنا چاہئے کہ دعا کا حق ادا کیا ہے یا نہیں

جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا- ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان کے قریب ہوا- ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعا کا تھا وہ ادا کیا ہے یا نہیں- (عبادت) کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی (عبادت) ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے- جلدی گلے سے اتر جاوے- بعض لوگ (عبادت کو جلدی ادا کر لیتے ہیں) لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ (عبادت) کے وقت سے دگنا وقت لیتے ہیں حالانکہ (عبادت) تو خود دعا ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

بہت سے مرض تو ایک لمبے عرصے سے دنیا میں موجود ہیں- اگرچہ کوشش کی جاتی ہے کہ ان میں سے بعض امراض کا کلی طور پر خاتمہ کر دیا جائے- اور بعض اوقات ایسا لگتا بھی ہے کہ بعض امراض کا کلی طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد پھر دنیا کے کسی نہ کسی علاقے میں وہ مرض ظہور پذیر ہو جاتا ہے- اور ایک دفعہ پھر کوشش کرنی پڑتی ہے کہ اس مرض کا خاتمہ کیا جائے-

لیکن اکثر امراض ایسے ہیں جن کے کلی خاتمے کا نہ کبھی خیال پیدا ہوا ہے نہ کبھی اس بات کا امکان سامنے آیا ہے کہ انہیں ختم کر دیا جائے گا- اب حال ہی میں جس مرض نے دنیا کو حیران و پریشان کر دیا ہے وہ ایڈز کا مرض ہے- آج سے گیارہ سال پہلے اس مرض کی علامات کا پتہ چلا اور اسے ایچ- آئی- وی- کا نام دیا گیا- اس سے انسان میں دفاع کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور ہر بیماری لگنے کا خطرہ رہتا ہے- پہلے پہل یہ دنیا کے صرف ایک دو ملکوں میں ظاہر ہوئی تھی لیکن پھر آہستہ آہستہ پتہ چلنے لگا کہ بہت سے ملکوں میں یہ مرض موجود ہے- امیر ملکوں میں بھی اور غریب ملکوں میں بھی-

سب سے پہلے تو غالباً اس مرض کا ایک امریکی ایکٹر سے پتہ چلا تھا- شائد اس کا نام ہڈسن تھا- اور اس مرض کی وجہ سے اسے عالمی شہرت مل گئی- اس وقت اس مرض کی وجہ صرف ایک بات سامنے آئی تھی یعنی غیر فطرتی عمل- لیکن آہستہ آہستہ بہت سی باتیں سامنے آنے لگیں- اور بہت سے ملکوں میں گنتی شروع ہو گئی کہ کس کس ملک میں کتنے لوگ ایڈز کے شکار ہیں- اس بات کا بھی پتہ چلا کہ ایڈز کی بیماری ہو بھی تو ایک لمبے عرصے تک اس کی تشخیص نہیں ہو پاتی- یہ بھی بڑی خطرناک بات ہے- جس مرض کی تشخیص ہی نہ ہو سکے اس کے علاج کی طرف توجہ کون دے گا- اور اگر علاج کی طرف توجہ نہ ہو تو آہستہ آہستہ وہ بیماری بڑھتی چلی جائے گی-

اب افریقہ اور تیسری دنیا کے ملکوں میں یہ بہت زیادہ پائی جانے لگی ہے- اگرچہ امیر ملکوں میں بھی ہے- کہا جاتا ہے کہ عنقریب ایشیا کے ممالک افریقہ سے بھی آگے نکل جائیں گے- جب اس مرض کا گیارہ سال پہلے پتہ چلا تھا تو ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ ہم عنقریب اس کا ٹیکہ تیار کر لیں گے- اور ٹیکہ کی تیاری میں وہ مصروف بھی ہو گئے- لیکن جوں جوں کام آگے بڑھا پتہ چلا اس کا ٹیکہ نہ صرف آسان نہیں بلکہ شائد ناممکن بھی ہے اور اس کے ٹیکے کے ناممکن ہونے کی وجہ سے ساری دنیا میں خوف و ہراس پھیل گیا-

اب امریکہ اور سینیگال کے ڈاکٹروں کی اجتماعی کوششوں سے یہ ٹیکہ تیار کئے جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں- سینیگال میں ۷۵۰ عورتوں پر تجربہ کیا گیا- ان میں سے کچھ ایسی تھیں جو ایچ- آئی- وی- کی مریض تھیں اور کچھ بغیر کسی مرض کے- لیکن بعد میں پتہ چلا کہ ان سب کو ایچ- آئی- وی- کا مرض ہے- یعنی ایڈز کی علامات موجود ہیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس مرض کے علاج کے لئے دوسرے لوگوں سے بھی مدد لی جا سکتی ہے-

سینیگال اور ہارورڈ سکول کے ڈاکٹروں نے نو سال تک تجربات کئے ہیں اور اب آکسفورڈ یونیورسٹی کی ایک ڈاکٹر نے کہا ہے کہ ہم نے جانوروں پر اس کا تجربہ کر لیا ہے- ایچ- آئی- وی- ۲ جو ایچ- آئی- وی ۱ سے کمزور تر ہے وہ اس کا ٹیکہ بنانے میں مدد دے سکتی ہے- گویا کہ جس بات نے انتہائی طور پر خوف و ہراس پھیلا دیا تھا- اس کے متعلق اب ڈاکٹروں نے یقین سے کہنا شروع کر دیا ہے کہ عنقریب اس کا ٹیکہ بنا لیا جائے گا- اور چونکہ جانوروں پر اس مرض کے علاج کا تجربہ ہو چکا ہے اس لئے انسانوں پر بھی یہ علاج ضرور کامیاب ہو گا- خدا کرے کہ یہ علاج کامیاب ثابت ہو اور یہ مرض جو سب دیگر امراض سے زیادہ پریشان کرنے والی ہے اس سے انسان کو چھٹکارا ملے یا کم از کم اس کا علاج ممکن ہونے کی وجہ سے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہوں وہ شفایاب ہو جائیں-

---

یاد رفتگان

تقی احمد

مکرم مولوی سلطان احمد صاحب

میرے والد صاحب محترم مکرمی مولوی سلطان احمد صاحب ریٹائرڈ کارکن تحریک جدید اراضیات سندھ ایک مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۹۵ء کو بعمر ۸۷ سال فیصل آباد میں انتقال کر گئے- والد صاحب نے ۱۹۴۱ء میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے ہاتھ پر دین حق کو قبول کیا تھا- ۱۹۴۳ء میں والد صاحب نے وصیت کی- جو بعد میں غالباً ۱۹۴۷ء میں آپ نے ۱/۱۰ سے ۱/۹ کر دی-

والد صاحب بتایا کرتے تھے کہ وہ اکثر اپنے گاؤں پیرو والی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور سے پیدل جمعہ پڑھنے قادیان جایا کرتے تھے- جنگ عظیم دوئم کے آخری ایام میں والد صاحب فوج میں بھرتی ہو گئے- فوج میں ان کو نقشہ نویسی کا خصوصی ملکہ حاصل تھا- آپ نے فوج میں رہتے ہوئے بھی داڑھی باقاعدہ رکھی- جس کی وجہ سے آپ وہاں "مولوی صاحب" کے نام سے مشہور ہو گئے- جنگ عظیم دوئم کے خاتمے کے بعد آپ فوج سے ریٹائر ہو گئے- والد صاحب تحریک جدید کے صف اول کے پانچ ہزار مجاہدین میں بھی شامل تھے-

۱۹۴۷ء میں والد صاحب نے اپنی زندگی وقف کی- حضرت امام الثانی نے آپ کو سندھ تحریک جدید کی زرعی زمینوں پر بھجوا دیا- آپ جون ۱۹۴۷ء میں سندھ پہنچے-

سندھ میں اس وقت تحریک جدید کی زرعی زمینیں زیادہ تر بنجر تھیں- چنانچہ آپ نے دوسرے عملے کے ساتھ مل کر اس اراضی کو قابل کاشت بنایا- اس سلسلے میں اعلیٰ کارکردگی کی بناء پر آپ کو ۱۹۵۲ء اور ۱۹۶۰ء میں وکالت زراعت کی طرف سے خصوصی اسناد اور انعام سے بھی نوازا گیا- ۱۹۸۴ء کے پر آشوب دور میں آپ کو قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں- دعوت الی اللہ کے الزام میں آپ کو کچھ عرصہ قید میں بھی رہنا پڑا- اور پھر ایک عرصہ اس الزام کے تحت آپ پر مقدمہ بھی چلتا رہا-

جب بھی کبھی آپ کو کسی خدمت کو بجالانے کی توفیق ملتی تو آپ بہت خوش ہوتے تھے- اور شکر بجالاتے تھے- آپ کافی عرصہ تک سندھ میں مقامی جماعت کے صدر رہے- اس دوران آپ نے جماعت کے اتحاد و اتفاق پر خاص زور دیا- مجھے یاد ہے کہ ایک موقعے پر جماعت کے دو ممبروں کے درمیان کسی بات پر اختلاف ہو گیا- آپ نے خطبہ میں کشتی نوح کے اقتباسات پڑھ کر سنائے- جس کو سنتے ہی فریقین نے آپس میں صلح کر لی-

۱۹۹۰ء سے والد صاحب کی صحت خراب رہنے لگی تھی- وہ نسیان کے مرض میں مبتلا تھے- اسی سال آپ سندھ سے میرے پاس فیصل آباد منتقل ہو گئے تھے- آپ کا کافی علاج کیا گیا- مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی کے مصداق آپ کی علالت بڑھتی گئی- ۱۹۹۰ سے ۱۹۹۵ء تک پانچ سال کے عرصے میں والدہ صاحبہ میری اہلیہ صاحبہ اور میری ہمشیرہ نے ان کی خدمت کی- اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے- آپ کی مرض الموت کا آغاز چھ مئی کو بخار ہونے سے ہوا- جس سے آپ دن بدن کمزور ہوتے چلے گئے- آخری روز یعنی ۱۵ مئی ۱۹۹۵ء کو صبح کے وقت آپ کی طبیعت اچھی تھی- اور بخار بھی اترا ہوا تھا- مگر شام کو اچانک آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور چند ہی گھنٹوں میں آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی- آپ موصی تھے لہٰذا آپ کے جسد خاکی کو ربوہ لے جایا گیا- جہاں آپ بہشتی مقبرہ میں ابدی نیند سو رہے ہیں-

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو اور ہر ایک بدی کو چھوڑ دو

میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنے نفسوں کا مطالعہ کرو- ہر ایک بدی کو چھوڑ دو- لیکن بدی کو چھوڑنا کسی کے اپنے اختیار میں نہیں- اس واسطے راتوں کو اٹھ اٹھ کر (-) خدا کے حضور دعائیں کرو- وہی تمہیں پیدا کرنے والا ہے (-) پس اور کون ہے جو ان بدیوں کو دور کرے- نیکیوں کی توفیق تم کو دے- بعض لوگ کم ہمت ہوتے ہیں- تم ایسے مت بنو- کسی کی پرواہ نہ کرو- خواہ جذبات نفسانی پہلے سے بھی زیادہ جوش ماریں- پھر بھی مایوس نہ ہو-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آپ کا خط ملا

مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب ربوہ سے لکھتے ہیں-

مکرم و محترم جناب نسیم سیفی صاحب

طالب خیریت باخیریت!

مورخہ ۲۸-۶-۹۵ کے الفضل میں شائع شدہ ایک خط میں ان خیالات کا اظہار کیا گیا کہ الفضل میں شائع ہونے والے نکاح کے اعلانات میں مہر کی رقم اور رخصتی اور ولیمہ کے اعلانات میں مختلف تفاصیل درج ہوتی ہیں جن سے اسراف اور تفاخر کا تاثر ملتا ہے- مزید کہا کہ مضمون نگار ان باتوں کے خلاف نہیں لیکن ان تفاصیل کا الفضل میں اعلان سادگی اور وقار کے منافی ہے........!

عرض ہے کہ اگر کوئی بات غلط ہے تو اسے اس کے آغاز سے روکنا چاہئے کسی درخت کی جڑ کی بجائے شاخوں کو کاٹنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا- اگر کوئی بات ناقابل عمل ہے اور کوئی تقریب (جیسا کہ مضمون نگار نے خود کہا ہے) وقوع پذیر ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں تو پھر اس کے اسی طرح اعلان میں جیسے کہ وہ ہوئی کیا حرج ہے- خاص طور پر جبکہ زیر بحث تقاریب وہ ہیں جو کہ ہوتی ہی اعلانیہ ہیں- سینکڑوں احباب ان میں شرکت کر چکے ہوتے ہیں- اور ایک بڑی تعداد ان تمام تفاصیل سے باخبر ہوتی ہے- اس کے بعد یہ کہنا کہ تمام باتیں بالکل درست ہیں لیکن صرف الفضل میں ان کا اعلان سادگی اور وقار کے منافی ہے ایک معمہ سے کم نہیں-!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روانڈا کی خانہ جنگی کے بعد

۶- اپریل ۱۹۹۴ء کو روانڈا کے صدر جوینیل ہیباری مانا کا ہوائی جہاز دارالحکومت کیگالی واپس آتے ہوئے نامعلوم افراد نے مار گرایا تھا اور اس طرح روانڈا کے صدر مملکت ہلاک ہو گئے تھے۔ ان کا تعلق ہوتو قبیلے سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سال کے عرصے میں روانڈا دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو گیا ہے۔ لیکن جہاں تک اس کی بیشتر آبادی کا تعلق ہے وہ نفسیاتی طور پر ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ اور ذرا ذرا سی افواہ پر کانپنے لگتے ہیں۔ وہاں پر اس وقت دسیوں لاکھ لوگ مہاجر بنے ہوئے ہیں۔ اور لاکھوں ایسے ہیں جو ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے گئے ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جو ایک دوسرے کو قتل کرنے کے الزام میں قید پڑے ہیں۔ جب صدر مملکت جہاز کی تباہی کے نتیجہ میں ہلاک ہو گئے تو فوج میں جو انتہا پسند ہوتو تھے انہوں نے اقلیتی قبیلے ٹٹسی پر بے پناہ حملے شروع کر دئے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں روانڈن پیٹریاٹک فرنٹ جس کی راہنمائی ٹٹسی کر رہے تھے کو مداخلت کرنی پڑتی۔ جولائی کے مہینے تک خانہ جنگی جاری رہی۔ جس کے بعد روانڈا کی فوج کو شکست دے دی اور کیگالی پر قبضہ کر لیا۔ اس دوران کہا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ افراد ہلاک ہو گئے۔ اور ان ہلاک ہونے والوں میں ہوتو اور ٹٹسی دونوں قبیلوں کے افراد شامل تھے۔ اس خانہ جنگی سے عالمی برادری کو خاصی تشویش ہوئی۔ اب کیگالی میں بجلی اور پانی تو مہیا کیا جا چکا ہے اور صنعت کاری بھی مصروف کار ہے۔ اسی طرح اخبارات بھی شائع ہو رہے ہیں۔ بینکوں نے نئے نوٹ جاری کر دیئے ہیں اور ٹریفک پہلے کی طرح جیم ہونے لگی ہے۔

عالمی بینک نے ۷۵ ملین ڈالر قرضہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور دوسرے مدد کرنے والے ممالک نے ۱۲۵ ملین ڈالر کا۔ جو لوگ زندہ بچ گئے ہیں وہ ایک ڈراؤنی خواب کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں ان میں بہت سی بیوائیں ہیں اور بہت سے یتیم۔ یہ ساری آبادی خوف زدہ ہے۔ خانہ جنگی شروع ہوئے ایک سال ہو گیا ہے اور اس موقعہ پر ہوتو اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ ان کی نسل کشی کی جا رہی ہے۔ اور یہ کام اقلیتی قبیلہ ٹٹسی کے لوگ انتقام کے طور پر کر رہے ہیں۔ اب جو حکومت کاروبار ملک چلا رہی ہے اس میں ٹٹسی لوگوں کی اکثریت ہے۔ وہ افواہوں کو روکنے کی تو کوشش کرتی ہے لیکن ہوتو لوگوں سے خدشات دور نہیں کئے جا سکے۔

اگرچہ ملک میں امن قائم رکھنے والے اقوام متحدہ کے چھ ہزار افراد موجود ہیں اور امن و امان کا جائزہ لینے والے' انسانی حقوق کی پاسداری کرنے والی تنظیموں کے ایک سو افراد۔ اگرچہ پہلے تو ٹٹسی قبیلے ہی کا قتل و غارت شروع ہوا تھا لیکن پھر وہ غالب آ گئے اور ہوتو قبیلہ مارا جانے لگا۔ ٹٹسی جو تیس سال قبل برونڈی اور یوگنڈا میں ترک وطن کر کے جا رہے تھے۔ وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ ہوتو قبیلہ ان پر حملے کر دے۔ یہ لوگ زائرے کے مہاجر کیمپ میں اکٹھے ہو رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہوتو لوگوں کی تعداد بیس لاکھ کے قریب تنزانیہ' زائرے میں مہاجر کے طور پر رہ رہی ہے اور انہیں واپسی پر کوئی آسانی سے مائل نہیں کر سکتا۔ ان میں سے بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے ٹٹسی لوگوں کا قتل و غارت کیا تھا۔ اور لاکھوں کی تعداد میں ایسے ہوتو بھی ہیں جنہیں افواہوں کی بنا پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ مہاجر مطالبہ کر رہے ہیں کہ۔ ہیباری مانا کی نیشنل ریپبلکن موومنٹ برائے جمہوریت اور ڈویلپمنٹ کو حکومت میں شامل کیا جائے لیکن یہ موومنٹ اور ہوتو انتہا پسند گروہ جمہوریت کے دفاع کے لئے لڑ رہے ہیں اور انہیں حکومت اور پارلیمنٹ سے الگ رکھا جا رہا ہے۔

ٹٹسی لیڈر کہتے ہیں کہ دونوں پارٹیوں نے گذشتہ سال ایک دوسرے کا قتل عام کیا تھا۔ اور اس لئے انہیں حکومت میں کوئی حصہ نہیں لینے دیا جائے گا۔ گیکو گورو جو جنوب مغرب میں ایک محفوظ خطہ بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ وہاں تین لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہیں جو اپنے گھر بار چھوڑ کر وہاں رہائش پذیر ہو گئے ہیں۔ یہ خطہ فرانسیسی فوجوں نے بنایا تھا۔ روانڈن پیٹریاٹک فرنٹ سے بھاگنے والے ہوتو لوگوں کو یہاں پر پناہ دی جاتی ہے۔ لیکن نئی حکومت نے اس بات کا اشارہ دیا ہے کہ ان میں ہوتو لوگوں کے ایسے افراد بھی شامل ہیں جنہوں نے قتل و غارت میں حصہ لیا تھا۔ اس لئے وہ ان کیمپوں کو بند کرنا چاہتی ہے۔ تیس ہزار سے زیادہ لوگوں کو ایسے جیل خانوں میں رکھا گیا ہے جہاں پہلے ہی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور ان لوگوں کو جیل میں لانے کے لئے۔ نہایت معمولی وجوہات کا سہارا لیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خانہ جنگی کے بعد کسی ملک میں امن و امان کا قیام کوئی ایسی آسان بات نہیں ہوتی۔ مختلف خاندانوں کے متعدد افراد مارے جاتے ہیں۔ اور انتقام کی روح اس بات کا تقاضا کرتی رہتی ہے کہ جب تک مارنے والوں کی تہہ تیغ نہ کیا جائے۔ اس وقت تک بات ختم نہ سمجھی جائے۔ اور یہ دو طرفہ عمل جاری رہتا ہے اور اگرچہ بظاہر خانہ جنگی ختم بھی ہو گئی ہو تو اکا دکا ایسے واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ جو انتقام کی وجہ سے قتل و غارت کا باعث بنتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو امن عطا کرے۔ اور لوگ خوشی اور خوشحالی سے اپنی زندگی بسر کر سکیں۔

ماسٹر عطا محمد صاحب

حکایات گلستان سعدی

طریقت کیا ہے؟

ایک بادشاہ نے ایک دفعہ فقیروں کے ایک گروہ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا۔ ان میں سے ایک نے فراست سے معلوم کر لیا اور کہا۔ اے بادشاہ اس دنیا میں زندگی کے لحاظ سے ہم تجھ سے زیادہ خوش ہیں۔ اگرچہ لشکر اور فوج کے لحاظ سے تجھ سے کم ہیں اور موت کے لحاظ سے تیرے برابر ہیں۔ اور قیامت میں (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) تجھ سے بہتر ہوں گے۔

(۱) اگر کوئی بادشاہ کامیاب و کامران ہے۔ اور اگر کوئی فقیر روٹی کا محتاج ہے۔

(۲) تو جس وقت یہ دونوں مر جائیں گے۔ دنیا سے کفن کے سوا اور کچھ نہیں لے جائیں گے۔

(۳) جب تو اپنی سلطنت سے سفر کا سامان لے کر چلا ہی جائے گا تو ایسی بادشاہی سے گور ہی بہتر ہے۔

درویشی کی حقیقت یہ ہے کہ فقیروں کا ظاہری لباس اگرچہ پھٹا پرانا اور بال منڈے ہوئے ہوتے ہیں لیکن درحقیقت ان کا دل زندہ اور نفس مردہ ہوتا ہے۔

ان کی حالت یہ نہیں ہوتی کہ لوگوں کے سامنے کوئی دعویٰ کریں۔ اور جب لوگ ان کی تکذیب کریں تو ان سے لڑنے اور مرنے مارنے کو تیار ہو جائیں۔

بلکہ اگر پہاڑ پر سے ایک پتھر لڑھکتا ہوا آ رہا ہو تو جو عارف ہو گا وہ اس کے رستہ سے کبھی نہیں ہٹے گا۔ فقیروں کا طریق اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کا شکر کرنا ہے۔ وہ لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ان میں فرمانبرداری کا مادہ ہوتا ہے۔ ان میں ایثار ہوتا ہے۔ قناعت ہوتی ہے۔ یہ توحید کے قائل اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے ہر وقت سر تسلیم خم کئے ہوتے ہیں اور شدائد کو برداشت کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جو شخص ان صفات سے متصف ہے حقیقت میں وہی درویش ہے۔ اگرچہ اس نے بظاہر قیمتی لباس ہی پہنا ہوا ہو۔ لیکن بیہودہ پھرنے والا' بے نماز' نفس پرست اور لالچی جو ان خواہشات نفسانی کو پورا کرنے میں ہی سارا دن صرف کر دیتا ہے۔ اور ساری ساری رات غفلت کی نیند سویا رہتا ہے جو کچھ سامنے آتا ہے کھا لیتا ہے اور جو کچھ منہ میں آ جاتا ہے کہہ دیتا ہے وہ فقیری لباس میں بھی ہو تو رند ہے۔

اے وہ انسان جس نے ظاہرداری کے طور پر نیک لوگوں کا لباس پہنا ہوا ہے تیرا اندر تقویٰ سے خالی ہے ہفت رنگ کے پردے جو تو نے دروازوں اور کھڑکیوں پر لٹکائے ہوئے ہیں چھوڑ دے کیونکہ تیرے گھر کے اندر تو صرف چٹائیاں ہی ہیں۔

۱۔ مطلب یہ ہے کہ شدائد کے پہاڑ بھی سر پر ٹوٹ پڑیں تو وہ ان کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں نہ یہ کہ نفر من القدر الی القدر کے خلاف اپنے خداداد قویٰ کا استعمال ہی ترک کر دیتے ہیں۔

مختصرات

وزارت خارجہ کے ایک اہلکار نے کہا ہے کہ چونکہ برطانیہ اور پاکستان کے درمیان اس قسم کا معاہدہ نہیں ہے کہ ایک دوسرے کے مجرم کو واپس بھجوایا جا سکے اس لئے پاکستان نے انٹرپول (عالمی پولیس) سے کہا ہے کہ وہ الطاف حسین کو واپس پاکستان بھجوانے کا انتظام کرے۔ انہوں نے مزید یہ کہا کہ الطاف حسین کو انگلستان سے واپس بلانے کے لئے یہ ایک عوامی مطالبہ چلا آ رہا تھا۔ لیکن چونکہ دونوں ممالک کے درمیان مجرموں کی واپسی کا معاہدہ نہیں ہے اس لئے ایسا نہ کیا جا سکا۔ اگرچہ پہلے کئی دفعہ یہ کہا گیا تھا کہ الطاف حسین کو واپس نہیں بلایا جا رہا لیکن دراصل اس کا مطلب یہی تھا کہ برطانیہ سے اس کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اب غالباً انٹرپول کے ذریعے الطاف حسین کو واپس بلانے کے مطالبے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ الطاف حسین کو ۹۔ جون ۱۹۹۵ء کو مجرم قرار دیا گیا تھا۔ اور انٹرپول کو اطلاع دے دی گئی تھی۔ پاکستان اور برطانیہ دونوں انٹرپول کے ممبر ہیں۔ جب برطانیہ انٹرپول کی درخواست کا جواب دے گا تو پاکستان کی حکومت کو اطلاع کر دی جائے گی۔ اگرچہ قانونی طور پر تو اس بات کی بنیاد موجود ہے کہ الطاف حسین کو واپس بلایا جائے لیکن معاہدہ نہ ہونے کی وجہ سے یہ بات کسی قدر مشکل ہے۔ (اس خبر کا دوسرا رخ بھی سامنے آیا ہے۔ کہ ایسی کوئی درخواست نہیں کی گئی۔ واللہ اعلم۔ کون سی بات درست ہے)

امریکہ کی حکومت نے متنبہ کیا ہے کہ پاکستان میں امریکیوں کے خلاف کسی قسم کا تشدد نہیں ہونا چاہئے۔ اور اپنے شہریوں سے کہا ہے کہ جب بھی کوئی غیر معمولی واقعہ دیکھیں فوری طور پر رپورٹ کریں۔ کہا جاتا ہے کہ امریکی حکومت کو پتہ چلا ہے کہ انتہا پسند لوگ امریکیوں کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشدد آمیز سلوک کریں گے - اور ایسا جون کے آخیر پر ہو گا - یا جولائی کے ابتدا میں جس طرح اس وقت پاکستان کے بعض علاقوں میں دہشت گردی ہو رہی ہے امریکہ کے سفارت کار سمجھتے ہیں کہ انہیں جو اطلاعات ملی ہیں وہ درست ثابت ہو سکتی ہیں - اسی لئے انہوں نے اپنے شہریوں کو ہوشیار رہنے کا مشورہ دیا ہے - اپنے شہریوں کو امریکہ کی حکومت نے یہ بھی کہا کہ وہ کراچی میں سفر نہ کریں - کیونکہ اس وقت یہ شدید دہشت گردی کا مقام ہے - یہ بھی کہا ہے کہ وہ رات کے وقت کراچی میں نہ ٹھہریں - یعنی اگر وہ سفر کر رہے ہوں اور کراچی میں رات ٹھہرنا پڑے تو اس سے گریز کریں - حکومت نے اپنے کارندوں سے کہا ہے کہ وہ انتہائی ضرورت کے وقت پاکستان جائیں -

بقیہ صفحہ ۱

سکتے ہیں؟ دعوت میں عمدہ سے عمدہ اغذیہ اور کھانے کے سامان ہوں لیکن اگر قے کا مرض ہو یا پیٹ میں درد ہو تو وہ کھانے کیا لطف دے سکتے ہیں اور ان سے کیا مزہ اٹھایا جاسکتا ہے؟ عمدہ سے عمدہ چیز بجز فضل الٰہی فائدہ اور سکھ نہیں دے سکتی - یہ روشنی جس سے ہزارہا سکھ اور فائدے پہنچتے ہیں کس نے دی؟ اسی نے جو (زمین و آسمان کا نور ہے) ہوا - پانی کس نے عطا فرمایا؟ اسی منعم حقیقی کی نعمتوں اور برکتوں کا ایک شعبہ ہے - سرسبز کھیت اور باغوں میں پھل لگانا اس کی نوازش اور عنایت ہے - غرض کل دنیا کی نعمتوں سے جو انسان مالا مال ہو رہا ہے یہ اس کی ہی ذرہ نوازیاں ہیں -

بقیہ صفحہ ۱

فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے - تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude Test اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا -

۲ - امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری و زبانی امتحان میں پاس ہو -

۳- کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو -

۴- مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو -

۵- میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد ۱۷ سال اور ایف اے ایف ایس سی کے لئے ۱۹ سال ہے -

۶ - امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو ۹۵-۸-۲۰ کو ہو گا -

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

اتوار 9-جولائی ۱۹۹۵ء

3-30 تلاوت
3-45 حدیث بمعہ انگریزی ترجمہ
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی -
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۳ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
امریکہ کی جماعت کے پروگرام -
حصہ دوم
6-00 ملاقات - انگریز انگریز احباب کے ساتھ
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی -
اے لیٹر فرام لندن -
از امیر صاحب یو کے -
7-35 نظم
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

سوموار 10-جولائی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۴ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 نیچرل کیور - ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۹۳
7-05 نظم
7-10 دلبر مرا یہی ہے -
از چوہدری ہادی علی صاحب
7-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
جرمن پروگرام
8-00 قصیدہ
8-10 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

منگل ۱۱-جولائی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
4-00 طبی معاملات - از ڈاکٹر مجیب الحق
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۴ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
لجنہ کی ابتدائی چودہ ممبرات کا تعارف
حضرت محمودہ بیگم صاحبہ
6-00 نیچرل کیور - ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۹۴
7-00 نظم
7-05 کھانا پکانے کا پروگرام - المائدہ
7-30 نظم
7-35 کینیڈا اسپیکس
ہمارے دوستوں سے ملئے قسط نمبر ۷
8-00 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بدھ 12-جولائی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3 30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
برکات امامت - ترکی زبان میں
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۵ حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
کپڑے سینے کی کلاس
6-00 کتاب اللہ کلاس -
ترجمہ کتاب اللہ کلاس نمبر ۶۸
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
محترم مولانا نسیم سیفی صاحب کے ساتھ ایک نشست - حصہ آخر
7-40 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات 13-جولائی ۱۹۹۵ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات - از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر ۵ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب - ڈاکومنٹری
6-00 کتاب اللہ کلاس -
ترجمہ کتاب اللہ کلاس نمبر ۶۹
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
سیرۃ حضرت محمد دین صاحب
7-30 چلڈرنز کارنر -
بیت بازی از ربوہ - حصہ دوم
8-05 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ (۱) مکرم مرزا عبدالرشید صاحب دار الیمن غربی ربوہ کی بہو محترمہ فوزیہ روبینہ بعارضہ پیٹ درد - آنتوں کی سوزش اور اپنڈکس ایک ہفتہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے -

(۲) مکرمہ نعیمہ بیگم بنت مکرم مرزا بشیر احمد صاحب سکنہ فتح پور ضلع گجرات بعض زنانہ عوارض کی وجہ سے بیمار ہے - عنقریب اپریشن ہونے والا ہے

○ محترمہ حنیف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب بیوت الحمد ربوہ کو ۹۵-۷-۴ کو فالج کا حملہ ہوا ہے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے -

سانحہ ارتحال

○ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری فیض احمد ساکن لاہور ۹۵-۶-۱۷ کو سات بجے صبح وفات پاگئیں - ان کا جنازہ محترم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت مہدی ربوہ میں پڑھایا محترمہ کو امانتاً عام قبرستان میں دفن کیا گیا - قبر تیار ہونے پر ان کے بیٹے مکرم چوہدری منور احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی - اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے -

○ محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم جمال الدین صاحب ایجنٹ الفضل جھنگ صدر بعمر ۶۹ سال مورخہ ۹۵-۶-۲۷ کو بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں - ۹۵-۶-۲۸ کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا - آپ موصیہ تھیں ساڑھے گیارہ بجے دن احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا - اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے -

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 95-7-10 کو صبح 6 تا 11 بجے تک ربوہ میں بجلی بند رہے گی -

(واپڈا)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 32 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 43 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں جمعہ کے روز ایم کیو ایم کی کال پر مکمل ہڑتال ہوئی رینجرز کورنگی کے علاقے میں داخل نہیں ہو سکے۔ رینجرز نے مزید علاقوں کا محاصرہ کر لیا ہے۔ کورنگی میں تیسرے روز بھی مسلح افراد اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان فائرنگ ہوتی رہی۔ تنگ گلیوں میں دہشت گردوں کی طرف سے زبردست مزاحمت کی اطلاعات ملی ہیں۔ محصور علاقوں سے لوگوں کی بڑی تعداد نے نقل مکانی شروع کر دی۔ سڑکیں بازار اور گلیاں سنسان پڑی رہیں۔ سینما گھر بھی بند رہے۔ کراچی آنے والے مسافر ائرپورٹ اور ریلوے سٹیشن پر پھنس گئے۔ سارے شہر میں کشیدگی رہی۔ متعدد گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔

○ کراچی میں جمعہ کے روز فائرنگ سے ۸۔افراد ہلاک اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ الیکشن سر پر آ گئے ہیں۔ کارکن تیاری کریں۔ موجودہ حکمرانوں سے پائی پائی وصول کریں گے۔ انہوں نے پورے یقین سے کہا کہ اس بات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس سال الیکشن نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج حکومت سے زیادہ مضبوط اپوزیشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر حکومت سے نجات ملنے پر میں آپ کو مبارکباد دوں گا۔ ہم برسراقتدار آ کر شیخ رشید کو احتساب کا وزیر بنائیں گے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے الطاف حسین سے براہ راست مذاکرات کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس ضمن میں وفاقی وزیر خورشید شاہ ۹۔جولائی کو "لندن مشن" پر روانہ ہوں گے اور الطاف حسین کو امن مذاکرات کے حوالے سے تجاویز پیش کریں گے۔ وہ ایم کیو ایم کی اعلیٰ قیادت سے ملاقاتیں بھی کریں گے۔ حکومت ایم کیو ایم مذاکرات سے قبل دو طرفہ مفاہمت کی فضا اور کراچی میں قتل و غارت روکنے کو یقینی بنایا جائے گا۔

○ چیچنیا کے کمانڈر نے ماسکو پر ایٹمی حملے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر روس اور چیچنیا مذاکرات ناکام ہو گئے تو ماسکو پر یورینیم اور جراثیمی ہتھیاروں سے حملہ کر دیں گے جس سے زبردست تباہی پھیلے گی۔ روس نے اس دھمکی کو مسترد کر دیا ہے لیکن ماہرین نے مشورہ دیا ہے کہ اس دھمکی کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

○ آرمی چیف کے نام ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لندن سے ایک خط لکھا ہے جس کی نقول عالمی سربراہوں کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

اس میں لکھا گیا ہے کہ مہاجروں کی کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ مہاجروں کی نسلیں تبدیل کر دی جائیں گی۔ مہاجر بستیوں میں قیامت بپا کر دی گئی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے جو ملائیشیا کے دورے پر ہیں کہا ہے کہ ۲۱ ویں صدی ایشیا کی صدی ہے۔ اب طاقت کا معیار میزائل نہیں "منڈی" ہو گا۔ نیا پاکستان غیر ملکی امداد کی بجائے بیرونی تجارت پر یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ملک بیرونی سرمایہ کاروں کے لئے مثالی مقام رکھتا ہے۔

○ بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر بھارت کے آئندہ انتخابات تک باقی ہی نہیں رہے گا اس لئے یہ مسئلہ الیکشن کا موضوع نہیں بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے انتخابات میں ابھی آٹھ دس ماہ باقی ہیں اس عرصے میں عین ممکن ہے یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ بھارت میں انتخابات فروری مارچ ۱۹۹۶ء میں متوقع ہیں۔

○ کراچی سے پنجاب آنے والوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے۔ صادق آباد کے نواح میں "مہاجرین کراچی" نے آبادیاں بنالی ہیں۔

○ پنجاب کے گورنر جنرل راجہ سروپ خان نے اعلان کیا ہے کہ منظور احمد وٹو نہیں جائیں گے۔ پنجاب کے سیٹ اپ میں کوئی تبدیلی نہیں آ رہی۔ نہ پنجاب اسمبلی توڑی جا رہی ہے اور نہ وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی کوئی تحریک آ رہی ہے۔ کچھ غلط فہمیاں ہیں لیکن معاملات جلد حل ہو جائیں گے۔ ملک میں مارشل لاء کا کوئی خطرہ نہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں دو امریکی اور دو برطانوی باشندوں کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ ان کو کشمیری حریت پسندوں نے اغوا کیا ہے۔ ان کی تلاش کے لئے ساڑھے ۲۲ ہزار بھارتی فوجیوں اور کمانڈوز نے بڑا سرچ آپریشن شروع کر دیا ہے۔ اس میں ہیلی کاپٹر بھی حصہ لے رہے ہیں۔ خیال ہے کہ حریت پسند ان مغویان کے بدلے میں اپنے بعض ساتھی رہا کرانے کا مطالبہ کریں گے۔ مگر بھارتی حکومت نے کہا ہے کہ ایسا کوئی مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

اسلام آباد، لاہور، کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ایچ پلازا ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون : 291578
291579

سیلز مینوں کی ضرورت ہے
ہمیں اپنے پراڈکٹ "کیلوفر سیرپ" (متلی چھڑانے والا شربت) و دیگر پراڈکٹس کی سیل کیلئے پاکستان کے تمام شہروں سے وہاں کے مقامی سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب فوری قلمی رابطہ فرمائیں۔
مینیجر مظہر دواخانہ رجسٹرڈ
احمد نگر نزد ربوہ فون 211544 — 04524

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔۔۔ ۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ گول بازار، ربوہ
فون نمبر- 04524-212434 فیکس: 534

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

خوشخبری گروپ ٹریول
ہمیشہ کی طرح لندن، یورپ اور امریکہ جانیوالے احباب کے لئے گروپ ٹریول پر خصوصی رعائتی ٹکٹ جاری کر رہے ہیں۔ ایک ایرلائن کی روزانہ فلائیٹ کراچی لندن کراچی کی سہولت سے ٹکٹ دستیاب ہیں۔ فوری بکنگ کی سہولت ہے۔
رابطہ کیلئے: لطیف الرحمٰن رومی ٹریولز پرائیویٹ لمیٹڈ / ربوہ میں رابطہ: فون 212249 شام ۴ تا ۹ بجے
ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کینٹ سٹیشن کراچی فون 021-529561-66 518650 فیکس: 5681892
IATA GOVT. LICENCE NO. 1329

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے
ANUS ITCH CURE	20/-	☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے
CONSTIPATION CURE	20/-	☆ پرانی قبض 'پاخانہ سخت اور دقت سے آئے
FISSURE CURE	20/-	☆ مقعد میں کٹاؤ (چیرا) آنے کے لئے
FISTULA CURE	20/-	☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے
HEMORRHAGE CURE	20/-	☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے
HEMORRHOIDS CURE	20/-	☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے
PROLAPSUS CURE	20/-	☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا
PILES OINTMENT	8/-	☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیور یٹو انٹرنیشنل۔ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)